المتحابين في الله

کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ

دینی محبت

محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر

امام ابو محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی حنبلی

(ولادت ۵۴۱/ وفات ۶۲۰ھ)

ترجمہ و تخریج

محمد رجب علی قادری مصباحی

ناشر:

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد، دکن

نام کتاب: المتحابین فی اللہ
تالیف: امام ابو محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی حنبلی علیہ الرحمہ
اردو نام: دینی محبت
ترجمہ وتخریج: محمد رجب علی قادری مصباحی
تصحیح وتقدیم: حضرت مولانا مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
تقریظ: حضرت علامہ مفتی ناظم علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
پروف ریڈنگ: مولانا محمد ظفریاب حلیمی مصباحی (مظفرپور)
مولانا محمد عارف رضا مصباحی (رہتاس)
مولانا محمد محرم علی مصباحی (پورنیہ)
سنہ اشاعت: ۱۴۳۷ھ/مطابق ۲۰۱۶ء
تعداد: ۱۱۰۰
صفحات: ۴۸
قیمت: ...
ناشر: اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد، دکن

---(ملنے کے پتے)---
(۱) مصباحی کتب خانہ، سگوادامر، پیشکا، گڑھوا (جھارکھنڈ)
(۲) تنظیم نور الہدیٰ ویلفئر سوسائٹی (جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)
(۳) قادری بک ڈپو، مدرسہ روڈ، گڑھوا (جھارکھنڈ)

فہرست مضامین

شرف انتساب

امام الائمہ سراج الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور

جلالۃ العلم ابو الفیض حضور حافظ ملت الشاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی علیہ الرحمہ

اور

یوپی کے دو عظیم وقدیم اور بافیض درس گاہ "الجامعۃ الاشرفیہ" مبارک پور اور "دار العلوم قادریہ نوریہ" بگھاڑو کے نام جن کی علمی چھاؤں میں رہ کرناچیز اس قابل بنا۔ اللہ تعالیٰ تاقیامت ان اداروں کو ترقی عطا فرمائے اور نظر بد سے محفوظ ومامون رکھے۔ آمین

اور

والدین کریمین کے نام جن کی شفقتوں، عنایتوں اور دعاؤں نے میری تعلیم وتربیت میں کلیدی کردار ادا کیا۔ رب کریم ان کا سایہ عاطفت ہم بھائیوں اور بہنوں پر تادیر قائم فرمائے۔ آمین

خاک پاے اولیا

محمد رجب علی قادری مصباحی

عرض مترجم

اہل سنت و جماعت کی مرکزی درسگاہ ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ہونہار طلبہ اپنے دستار فضیلت یا تحقیق کے حسین موقع پر کسی کتاب کی تالیف یا ترجمہ کر کے قوم کے ہاتھوں کتاب کی شکل میں ایک حسین گلدستہ پیش کرتے ہیں، میرے اندر بھی اس پسندیدہ روش پر چلنے اور اشاعت علمی و خدمت دینی کا جذبہ بیدار ہوا چناں چہ میں نے یہ سوچا کہ دستار تحقیق نہ صحیح کم از کم اس سال کو یادگار بنا سکوں، بفضلہ تعالیٰ اس نیک آرزو کی تکمیل ہونی تھی، چناں چہ اس پاکیزہ جذبہ کے ساتھ میں نے مولانا حسّان رضا مصباحی، کولکاتا (اختصاص فی الادب، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور) سے رابطہ کیا پھر انھوں نے مولانا بشارت حسین صدیقی، حیدر آباد مقیم حال جدہ سعودی عرب سے گفتگو کر کے "امام ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمۃ" کی کتاب "**المتحابین فی اللہ**" دے کر ناچیز کو خدمت دین متین کا موقع فراہم کیا۔ پھر ہم نے اجازۃً بذات خود حضرت سے رابطہ کیا تو انھوں نے ترجمہ کرنے کی اجازت دی اور اس کار خیر پر خوب سراہا۔

انسان کے اندر ایک دوسرے سے محبت کرنے کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں، بعض تو احسان کے بدلے محبت کرتے ہیں، بعض کسی غرض اور امید کو لے کر ایک دوسرے سے ملتے، جلتے اور اسے محبوب رکھتے ہیں جب کہ بعض خالص اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے کو ہم نشیں اور دوست بناتے ہیں، آخر الذکر ہی دوستی اور محبت اللہ کے نزدیک مقبول اور موجب اجر و ثواب ہے۔

بہر حال جو رسالہ آپ کے ہاتھ میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر جا رہا ہے یہ فقہ حنبلی کے مستند اور معتبر امام "**علامہ ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمۃ**" کی عربی کتاب "**المتحابین فی اللہ**" کا اردو ترجمہ ہے جس میں علامہ موصوف نے اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے پر اللہ رب العزت کی طرف سے موعود اجر و ثواب پر مشتمل احادیث کریمہ نقل فرمایا ہے اور لوگوں کو اخوت و محبت اور بھائی چارگی پر برانگیختہ کرنے کی سعی محمود کی ہے۔

ایک زبان کو دوسری زبان کی طرف منتقل کرنا کتنا دشوار گزار کام ہے اس کا اندازہ ترجمہ نگار ہی کو معلوم ہوتا ہے، اس میں دونوں زبانوں کے محاورات اور ان کی باریکیوں کو جاننا اور انھیں بروے کار لانا ضروری ہوتا ہے، لیکن یہ چوں کہ میری پہلی قلمی کاوش ہے اس لیے میں اس ترجمہ میں کتنا کامیاب ہوا اس کا فیصلہ خود قارئین کریں گے۔ تاہم جن اہم نقاط کے اہتمام کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱) اصطلاحی اور بامحاورہ ترجمہ کا التزام کرکے حتی الامکان لفظی ترجمہ سے پرہیز کیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام کو پڑھنے میں آسانی ہو۔

(۲) پیچیدہ اور گنجلق عبارتوں کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۳) بخوف طوالت سند کے ترجمہ میں صرف راوی اعلی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

(۴) احادیث کی تخریج کردی گئی ہے تاکہ اصل ماخذ تک پہنچنے میں آسانی ہو۔

اب میں ارمغان تشکر امتنان پیش کرتا ہوں اپنے تمام اجلہ اساتذۂ کرام اور مندرجہ ذیل عظیم ہستیوں کی بارگاہ میں جن کی ذرہ نوازیوں اور خاص عنایتوں نے مجھے اس قابل بنایا اور ہماری علمی کاوش کو لائق اعتماد بنایا:

والدین کریمین: جنھوں نے اپنی تمام تر مصائب وآلام کو برداشت کرکے ہم سب بھائیوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کما حقہ ادا فرمائی، تحصیل علم کے اس پورے عرصے میں

ہر طرح کی آرائش و آرام اور لذتوں سے اپنے آپ کو دور رکھا۔اللہ تعالیٰ ان کا سایہ عاطفت ہم بھائی بہنوں پر تادیر قائم رکھے۔

حضرت مولانا بشارت حسین صدیقی دام ظلہ: آپ ایک صالح ،تقوی شعار اور متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ دینی خدمات کا جذبہ آپ کے دل میں ہمیشہ موجزن رہتا ہے۔ حضرت نے کتاب کی طباعت کی ذمہ داری لے کر ہمارے سر سے ایک عظیم بار ہلکا کر دیا،اللہ ان کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

جامع معقولات و منقولات حضرت علامہ مفتی ناظم علی مصباحی دام ظلہ،استاذ جامعہ اشرفیہ،مبارک پور : حضرت نے مجھ جیسے حقیر کے رسالے کو قبول فرمایا اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس پر طائرانہ نظر ڈالی اور ایک جامع اور فکر انگیز تقریظ تحریر فرما کر اسے لائق اعتبار اور قابل سند بنایا۔

فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی دام ظلہ،استاذ جامعہ اشرفیہ ،مبارکپور: جنھوں نے عدیم الفرصتی اور ازدہام کار کے باوجود کتاب کا بالاستعاب مطالعہ کر کے اس کی تصحیح فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازا،کتاب میں جو بھی خوبیاں نظر آئے انھیں حضرت کی زرف نگاہی اور دقت نظر پر محمول کریں۔

عمدۃ المحققین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ اطال اللہ عمرہ،ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ،مبارکپور: جنھوں نے اس حقیر کی درخواست قبول فرما کر کتاب کا نام ’’دینی محبت‘‘تجویز فرمایا اور میرے حوصلے کو جلا بخشا۔

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کا سایہ کرم ہم سب پر قائم ودائم رکھے اور ان کے فیوض و برکات سے مالامال فرمائے۔آمین

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں ان احباب کو بھول جاؤں جنھوں نے قدم قدم پر میری امداد و اعانت کی ، خصوصیت کے ساتھ رفیق درس مولانا ظفریاب حلیمی مصباحی، مظفر پور

(بہار) کو جنھوں نے خندہ روئی اور کشادہ قلبی کے ساتھ اپنا قیمتی وقت دے کر اس کتاب کا پروف پڑھا اور جملے کے باہمی ربط و ضبط درست کیا، مولانا حسّان رضا مصباحی، کولکاتا (بنگال) جنھوں نے کتاب کی فراہمی میں اپنی قیمتی گھڑی صرف کی اور ہمیں خدمت دین کا موقع دیا اور مولانا عارف رضا مصباحی (رہتاس) جنھوں نے مکمل فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پروف ریڈنگ کیا اور کتاب کی تحمیل کے لیے اپنا موبائل بھی میرے حوالے کیا۔

بڑی ناشکری ہوگی اگر فراموش کردوں مولانا محرم علی مصباحی (پورنیہ) مولانا غلام محمد ہاشمی مصباحی، مولانا توصیف رضا مصباحی اور مولانا داؤد عالم مصباحی (بنگال) کو جنھوں نے کتاب کے جزوی مقام پر تعاون کر کے ہمارے کام کو آسان بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دارین کی سعادتوں سے مالامال اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

اخیر میں ہم اپنے قارئین سے مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر ترجمہ میں کہیں کوئی خامی نظر آئے تو از راہ کرم آگاہ فرمائیں تا کہ آئندہ اڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب قدیر اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں میری اس حقیر کاوش کو شرف قبول بخشے اور جملہ مرحومین و مغفورین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

گدائے حافظ ملت

محمد رجب علی قادری مصباحی

تحقیق فی الحدیث و تدریب علی الافتا

جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

تقریظ جلیل

جامع معقولات و منقولات حضرت علامہ مفتی ناظم علی مصباحی
استاذ: الجامعہ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

حامدا و مصلیا و مسلما

دین اسلام کے اہم ماخذ میں سے کتاب و سنت مصطفے ﷺ ہیں اسی لیے قرآن عظیم میں اللہ عزوجل کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اس کے حبیب اعظم سید عالم ﷺ کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا اور فرمایا گیا:

"اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ"[النور: ٥٤]

(ترجمہ: تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا)(کنزالایمان)

"مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ"[النساء: ٨٠]

(ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا)(کنزالایمان)

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ "[آل عمران: ٣١]

(ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمھیں دوست رکھے گا)(کنزالایمان)

"وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ و"[الحشر: ٧]

(ترجمہ: اور جو کچھ تمھیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو)(کنز الایمان)

"لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ"[الاحزاب:۲۱]
(ترجمہ: بے شک تمھیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے)(کنزالایمان)

ان آیات کریمہ سے یہ حقیقت روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہے کہ قرآن کریم کی طرح رسول پاک کی روشن حدیثیں بھی دین اسلام کا اہم ماخذ ہیں اسی لیے عہد رسالت سے لے کر آج تک امت کے اعاظم و اکابر سلف وخلف نے کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ سنت رسول اللہ سے عقائد واحکام و معمولات و مراسم اہل سنت وغیرہ میں بلاتفریق استدلال فرمایا اور اسے حجت قرار دیا۔احادیث نبویہ کی حجیت کا انکار وہی کرے گا جس کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہیں ۔ہم عقائد واحکام و معمولات و مراسم اہل سنت کا بنظر غائر مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ ان کی محکم بنیادیں کتاب وسنت پر قائم ہیں اگر سنت رسالت حجت نہ ہوتو پھر عہد رسالت سے لے کر آج تک امت کا اس سے ان امور میں استدلال اور اسے حجت قرار دینا کیوں ہے،اس سے معلوم ہوا کہ سنت نبوی کی حجیت کا انکار کرنے والے کا دین اسلام سے کوئی رشتہ نہیں ایسا شخص خارج از اسلام ملحد و بے دین اور متبع شیطان ہے۔

ان احادیث نبویہ میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے گراں قدر روشن تعلیمات ہیں جن پر عمل کر کے انسان ایک کامیاب و کامران زندگی گزار سکتا ہے اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے مالامال ہوسکتا ہے مگران گراں قدر علمی جواہر پاروں کی غواصی ہر کس وناکس کا کام نہیں اس لیے ہر عہد میں امت کے علمانے کچھ منتخب احادیث کے مجموعے امت کے سامنے پیش فرمائے تاکہ امت ان سے واقف و آشنا ہوکران پر عمل سے مزین وآراستہ ہو ،اسی جذبہ صادق کو لے کر جامعہ اشرفیہ کے شعبہ تخصص فی الحدیث سال اخیر کے گراں قدر اسکالر جناب مولانا محمد رجب علی صاحب نے احادیث مبارکہ کے ایک گراں قدر مجموعے "المتحابین فی اللہ" کا اردو زبان میں ترجمہ کے ساتھ اس کی تخریج بھی کی،درج بالا کتاب در

اصل ''علامہ ابن قدامہ مقدسی حنبلی'' صاحب ''المغنی'' کی ہے جس میں درج ذیل عنوانات و موضوعات کے حوالے سے احادیث کا انتخاب ہے:

(۱)الطریق الی حلاوۃ الایمان

(۲) کیف تجد طعم الایمان

(۳)جزاء الحب فی اللہ

(٤) اعلم الناس اعلمھم بالحق

(٥)کلام الفضیل عن محبۃ الصحابۃ وغیرھا

مولانا موصوف جامعہ اشرفیہ کے لائق و فائق فرزند سعید ہیں انھوں نے اس کتاب کا گراں قدر سلیس، عام فہم ترجمہ کیا ہے۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک سید عالم ﷺ کے صدقے ان کی اس علمی کاوش کو شرف قبول بخشے، ان کا علمی قدر روز افزوں بلند تر فرمائے، مزید قلمی خدمات کی توفیق بخشے اور جامعہ اشرفیہ کا نام روشن کرنے، مذہب اسلام کا پرچم بلند کرنے اور مسلک حق، مسلک اہل سنت و جماعت کی اس زمانہ میں سچی پہچان مسلک اعلی حضرت کی ترویج و اشاعت کا جذبہ صادق عطا فرمائے اور ان کی اس خدمت سے عوام و خواص کو بہرہ ور فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ و علی آلہ و صحبہ ازکی التحیۃ و اسمی التسلیم.

محمد ناظم علی

خادم جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

۲۱/جمادی الآخرہ ۱۴۳۷ھ

۳۱/مارچ ۲۰۱٦ء بروز پنج شنبہ

تقدیم

حضرت مولانا مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی
استاذ: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

حامدا ومصلیا ومسلما

قرآن مقدس میں اللہ رب العزت نے قوم مسلم کے اتحاد واتفاق اور یگانگت کے ضمن میں فرمایا: ’’كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝‘‘ [الصف:۴] یعنی ’’وہ سیسہ پلائی عمارت ہیں‘‘۔ اس کے باوجود اس پر آشوب اور پر فتن زمانے میں دوسری اقوام کی طرح قوم مسلم میں بھی بغض وحسد، عداوت اور بد خواہی جیسی قبیح ورذیل عادات وخصائل پورے طمطراق اور کرّوفر کے ساتھ شرارت نفس اور اغوائے شیطان کے چور دروازے سے در آئی ہیں اور ان کی

مضبوط و مستحکم بنیادوں کو دیمک کی طرح دن بہ دن کمزور سے کمزور تر کر رہی ہیں۔ ان حالات میں ہر شخص پر لازم و ضروری ہے کہ گلہ و شکوہ کرنے کے بجاے میدان عمل میں آئے اور اپنی وسعت اور طاقت و قوت کے مطابق اصلاح اعمال وافعال کا فریضہ انجام دے۔ علما و مشائخ نے ہر دور میں مختلف جہتوں اور زاویوں سے اس طرح کی کوششیں کی ہیں جو تاریخ اسلام کا ایک زریں اور سنہرا باب ہے۔ عزیز گرامی قدر مولانا رجب علی مصباحی ریسرچ اسکالر جامعہ اشرفیہ مبارک پور [اختصاص فی الحدیث] کا یہ ترجمہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اس میں انھوں نے اردو زبان وادب، اس کے امثال و محاورات اور جدید اسلوب نگارش کے مطابق علامہ ابن قدامہ مقدسی [ولادت ۵۴۱ھ/وفات ۶۲۰ھ] کی کتاب "المتحابین فی اللہ" کو اردو کا جامہ پہنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ علامہ مقدسی کی یہ کتاب احادیث وآثار کے جواہر پاروں کا حسین مرقع ہے، انھوں نے مودت و محبت، اخوت و بھائی چارگی، اتحاد اتفاق اور ایک دوسرے کے حقوق کی پاس داری وغیرہ جیسے اہم عناوین اور موضوعات سے اپنی کتاب کو آراستہ کیا ہے اور بالعموم انھیں احادیث وآثار کو تحریر کیا ہے جن میں خالص رضاے الٰہی کی خاطر ان اعمال وافعال کی ترغیب اور ان کے دینی و دنیاوی ثمرات و برکات کا تذکرہ ہے جس نے کتاب کے حسن میں چار چاند لگا دیے ہیں۔

تمام مسلمان دینی بھائی ہیں، ارشاد باری تعالی ہے: " اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ "[الحجرات: ۱۰]" مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔"

اس لیے دنیاوی حرص وطمع سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے سے محبت کرنے، بیمار پڑنے پر عیادت کرنے، کوئی ناگہانی اور افتاد پڑنے پر مدد کرنے اور اختلاف و انتشار سے

اجتناب کرنے جیسے اعلی اخلاق وکردار اپنانے کو انتہائی پرکشش، دل نشیں اور موثرانداز میں زیب قرطاس کیا ہے تاکہ مسلمان اخروی سرمدی دولت سے سرخ رو اور شاد کام ہونے کے لیے زندگی کے ہر موڑ پر اس سے راہ عمل متعیّن کرسکیں اور ایک صالح معاشرہ تشکیل پائے جو انھیں دوسری اقوام عالم سے ممتاز اور اعزاز واکرام کا سزاوار کردے۔

میں رب العزت کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ وہ مولانا موصوف کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول عطا فرمائے اور مستقبل میں خلوص نیت کے ساتھ دین وملت کی مزید خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبك سید المرسلین علیه وعلی أصحابه الصلاۃ والتسلیم

محمود علی مشاہدی مصباحی
۱۴/ جمادی الآخرہ ۱۴۳۷ھ
۲۴/ مارچ ۲۰۱۶ء الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

علامہ ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمۃ کی مختصر سوانح

اللہ تبارک و تعالیٰ نے عالم اسلام کی رشد و ہدایت اور انھیں راہ راست پر گام زن کرنے کے لیے ان نفوس قدسیہ کو مبعوث فرمایاجنھوں نے اپنی خدا داد صلاحیت و استعداد اور علمی و عملی کمالات و خصوصیات کے ذریعہ امت مسلمہ کو راہ راست پر لانے کے لیے اپنی انتھک جد و جہد اور آخری کوششیں صرف کر دیں،لوگوں کے اعمال و عقائد کی اصلاح کے لیےوعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ بے شمار کتابیں بھی تصنیف فرمائیں اور اپنی پوری زندگی راہ خدا اور خدمت دین متین کے لیے وقف کردیں،انھیں ذات با برکات میں حضرت **ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ حنبلی علیہ الرحمۃ** ہیں۔جنھیں دنیاان کی علمی و عملی کمالات، محدثانہ و فقیہانہ خصوصیات ،گو ناگوں فضائل و محاسن اور جلالت شان کی بنا پر "ابن قدامہ حنبلی"کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

یوں تو آپ کی ذات با برکات کو اجاگر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیوں کہ طبقہ فقہا و محدثین میں آپ کی شخصیت مسلّم ہے، تا ہم آپ کے حیات طیبہ کے چند گوشے سپرد قرطاس کیے جاتے ہیں:

نام و نسب: آپ کا نام عبد اللہ اور والد محترم کا نام احمد ہے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:

ابو محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ بن مقدام بن نصر مقدسی جماعیلی ثم دمشقی صالحی حنبلی۔ (سیر اعلام النبلاء: ج:۱۶، ص:۱۶۲، دار الفکر، بیروت)

ولادت اور تعلیمی سفر:

آپ کی ولادت با سعادت شعبان المعظم ۵۴۱ھ میں فلسطین کے جبل نابلس میں واقع مشہور شہر جماعیل میں ہوئی، آپ ۵۵۱ھ میں اپنے اہل کے ساتھ دمشق تشریف لے آئے اور یہیں رہ کر قرآن کریم کا حفظ اور کثیر احادیث کریمہ کا سماع فرمایا، دو مرتبہ عراق کا سفر کرنے کا اتفاق ہوا، پہلی بار ۵۶۱ھ میں اپنے چچا زاد بھائی حافظ عبد الغنی کے ساتھ جب کہ دوسری بار ۵۶۷ھ میں تشریف لے گئے، ۵۷۳ھ میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوے اور بغداد مقدس میں رہ کر مذہب حنبلی کے مطابق علم فقہ حاصل کیا اور عبادت و ریاضت، تواضع و انکساری اور سخاوت و فیاضی کے علاوہ گو نا گوں علوم وفنون کا ملکہ اپنے اندر پیدا کی اور فتوی نویسی کا کام بھی انجام دیا۔ (البدایہ والنھایہ: ج:۱۳، ص:۱۳۴، دار ابی حیان، قاہرہ)

فضل و کمال

علامہ ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمۃ کے ذوق علم، سعادت مندی اور ذکاوت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ علم تفسیر و حدیث اور فقہ کے امام ہو گئے۔ اکابر ائمہ فن نے ان کی عظمت علم کا اعتراف کیا ہے۔ ذیل میں چند اقوال ذکر کیے جاتے ہیں:

(۱)حافظ ضیاء فرماتے ہیں:

”کان رحمه الله اماماًفی التفسیر و فی الحدیث و مشکلاته،اماماًفی الفقه،بل أوحد زمانه فیه،اماماًفی علم الخلاف،أوحد فی الفرائض،اماماًفی أصول الفقه،اماماًفی النحو و الحساب و الأنجم السیارة،و المنازل.(سیراعلام النبلاء،ج:١٦ ،ص:١٦٤ ،دار الفکر ،بیروت)

(ترجمہ:آپ علوم تفسیر،حدیث ،فقہ،اصول فقہ،فلسفہ،منطق،نحو،حساب اور نجوم کے امام اور علم فقہ وعلم فرائض میں یکتاے روزگار تھے۔)

(۲)ابن نجار نے فرمایا:

”کان امام الحنابلة بجامع دمشق،و کان ثقة حجة نبیلا،غزیر الفضل،نزهاً،ورعاًعابداً“.(ایضا،ص:١٦٣)

(ترجمہ:آپ دمشق کے جامع مسجد کے حنبلی امام تھے،ثقہ،قابل حجت،شریف النسل،مختلف فضل و کمال کے حامل ،پاکیزہ اخلاق اورعابد و زاہد تھے۔)

(۳)عمر ابن حاجب نے فرمایا:

”هو امام الأئمة،و مفتی الأمة،خصه الله بالفضل الوافر،و الخاطر الماطر،و العلم الکامل“.(ایضا)

(ترجمہ:وہ اماموں کے امام اور امت مسلمہ کے مفتی تھے،اللہ تعالیٰ نے ان کو گوناگوں فضل و کمالات کے حامل،مہتم بالشان اور علم وافر کا بحر بیکراں بنایا تھا۔)

(۴)مفتی ابو بکر محمد بن معالی بن غنیمہ فرماتے ہیں:

”ما أعرف أحداًفی زماننا أدرك درجة الاجتهاد الأ الموفق“(سیر اعلام النبلاء،ج:١٦ ،ص:١٦٥)

(ترجمہ:میں نے اپنے زمانے میں امام موفق سے زیادہ کسی کو درجہ اجتہاد پر پہنچا ہوا نہیں پایا۔)

(۵) امام ابو عباس احمد ابن تیمیہ نے کہا:

”ما دخل الشام بعد الأوزاعی أفقه من الشیخ الموفق رحمه الله“(مقدمه المغنی،ج:١ ،ص:٣ دار الکتب العلمیه،بیروت)

(ترجمہ:شام میں امام اوزاعی کے بعد شیخ موفق سے زیادہ فقیہ کوئی نہیں آیا۔)

(٦)علامہ سبط ابن جوزی نے فرمایا:

”کان اماماًفی فنون کثیرة و لم یکن فی زمانه بعد أخیه أبی عمرو العماد أزهد و لا أورع منه و کان کثیرالحیاء عفوفاًعن الدنیا و أهلهاحسن الاخلاق جوادا سخیاً“(شذرات الذهب،ج:٥ ،ص:٨٩ ،دار الفکر،بیروت)

(ترجمہ:آپ کثیر علوم و فنون کے امام تھے،اپنے زمانے میں اپنے بھائی ابو عمرو عماد کے بعد آپ سے زیادہ کوئی زہد و ورع کا مالک نہ تھا،آپ کی زندگی با حیا،دنیا اور مافیہا سے بے نیاز ،بلند اخلاق اور فیاضی اور سخاوت سے مملو تھی۔)

ان محدثین کرام کے اسماجن سے آپ نے اکتساب فیض کیا

جن فقہا و محدثین کے چشمۂ علم سے آپ نے سیرابی حاصل کی یوں تو ان کی تعداد بے شمار ہیں مگر ذیل میں چند کے اسما درج کیے جاتے ہیں:

(١)شیخ عبدالقادر جیلانی (٢)ہبۃ اللہ بن حسن دقاق

(۳)ابوالفتح بن بطی (۴)ابوزرعہ بن طاہر
(۵)احمد بن مقرب (۶)علی بن تاج قر
(۷)معمر بن فاخر (۸)احمد بن محمد رجبی
(۹)حیدرہ بن عمرو عدوی (۱۰)عبدالواحد بن حسین بارزی
(۱۱)خدیجہ نہروانیہ (۱۲)نفیسہ بزازہ
(۱۳)شہدہ کاتبہ (۱۴)مبارک بن محمد بادرائی
(۱۵)محمد بن محمد بن سکن (۱۶)ابو شجاع محمد بن حسین مادرائی
(۱۷)ابوحنیفہ محمد بن عبداللہ خطیبی (۱۸)یحیی بن ثابت
(۱۹)ابومکارم بن ہلال (۲۰)ابوفضل طوسی
(۲۱)مبارک بن طباخ، وغیرہ

ان محدثین کے اسمائے گرامی جنھوں نے آپ سے روایت کی

(۱)بہاء عبد الرحمن (۲)جمال ابو موسی ابن حافظ

(۳)ابن نقطہ (۴)ابن خلیل
(۵)حافظ ضیا (۶)ابوشامہ
(۷)ابن نجار (۸)ابن عبد الدائم
(۹)جمال ابن صیرفی (۱۰)عز ابراہیم بن عبد اللہ
(۱۱) فخر علی (۱۲)تقی بن واسطی
(۱۳)شمس بن کمال (۱۴)تاج عبد الخالق
(۱۵)عماد بن بدران (۱۶)عز اسماعیل بن فراء

(۱۷)عز احمد بن عماد (۱۸)ابو فہم بن نمیس
(۱۹)یوسف غسولی (۲۰)زینت بنت واسطیؒ

تصانیف جلیلہ:

یوں تو مختلف علوم و فنون میں آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے ،یہاں صرف انھیں تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے جو "المغنی" میں" علامہ ابن رجب حنبلی "کی کتاب"طبقات الحنابلہ"کے حوالے سے منقول ہیں:

اصول دین میں:

(۱)برهان فی مسئلة القرآن (۲)جواب مسئلة وردت من صرخد فی القرآن
(۳)الاعتقاد (٤)مسآلةالعلو
(٥)ذم التآو یل (٦)کتاب القدر
(۷)کتاب فضائل الصحابة (۸)منهاج القاصدین فی فضائل الخلفاء
(۹)رسالة الی الشیخ فخر الدین بن تیمیة فی تخلید أهل البدع فی النار
(۱۰)مسئلة فی تحر یم النظر فی کتب أهل الکلام.

حدیث میں:

(۱۱)مختصر العلل للخلال (۱۲)مشیخة شیو خه.

فقہ میں:

(۱۳)المغنی (١٤)الکافی
(۱٥)المقنع (۱٦)مختصر الهدایة

(١٧)العمدة (١٨)مناسك الحج
(١٩)ذم الوسواس (٢٠)روضة الناظر و جنة المناظر
(٢١)قنعة الأريب فى الغريب (٢٢)التبيين فى نسب القرشيين
(٢٣)الاستبصار فى نصب الانصار.

فضائل، زہد اور رقائق میں:

(٢٤)كتاب التوابين (٢٥)كتاب المتحابين فى الله
(٢٦)كتاب الرقة و البكاء (٢٧)فضائل عاشورة
(٢٨)فضائل العشر. (المغنی،ج:١ ،ص:٣ ،دار الكتب العلميه،بيروت)

وفات: اس پیکر علم و عمل اور زہد و تقوی کا وصال پر ملال ٦٢٠ھ بروز شنبہ ہوا ،دوسرے دن تجہیز و تدفین عمل میں آئی اور بے شمار لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی جس سے علمی دنیا سوگوار ہو گئی۔(سیر اعلام النبلاء ج:١٦،ص:١٦٧،دار الفکر،بیروت)

طالب دعا
محمد رجب علی قادری مصباحی ابن واعظ الدین انصاری
سکونت: سگوادامر، پوسٹ پیشکا، تھانہ میرال، ضلع گڑھوا (جھارکھنڈ)
Mo:09651294048
Email: ramisbahi13@gmail.com

حلاوت ایمان کے طریقے

حدیث نمبر:(۱) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بیان کرتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس کے اندر ہوں گی تو وہ ایمان کی چاشنی پالے گا: (۱) اللہ و رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں، (۲) اس کے نزدیک آگ میں ڈال دیا جانا کفر کی طرف پلٹنے سے زیادہ پسندیدہ ہو (۳) وہ کسی سے صرف اللہ ہی کے لیے محبت کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان، ص:۴۷، ح:۱۶۵، دار الکتاب العربی، بیروت)

حدیث نمبر:(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس کے اندر ہوں گی وہ ایمان کی چاشنی پالے گا (۱) اللہ و رسول اس کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوں، (۲) وہ کسی سے صرف اللہ ہی کے لیے محبت کرے (۳) اس کے نزدیک آگ میں ڈال دیا جانا یہودی یا نصرانی ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان، ص:۴۷، ح:۱۶۶، دار الکتاب العربی، بیروت)

ایمان کا ذائقہ کیسے پاؤ گے؟

حدیث نمبر:(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کا ذائقہ پاکر خوش ہونا چاہے تو اسے چاہیے کہ کسی شخص سے صرف اللہ ہی کے لیے محبت کرے۔

(مستدرک علی الصحیحین، کتاب الایمان، ج:۴، ص:۱۴۸، دار المعرفۃ، بیروت)

حدیث نمبر:(۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے افضل ایمان، اللہ کے لیے محبت کرنا اور اس کے لیے دشمنی کرنا ہے۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی ومعہ ابن ابی الدنیا، باب ماجاء فی نصیحۃ المسلمین، ص:۳۳۶، ح:۷۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ایمان کا سب سے مضبوط حصہ اللہ کے لیے محبت کرنا ہے

حدیث نمبر:(۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ایمان کا کون سا حصہ سب سے مضبوط ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا: **نماز**، آپ نے فرمایا: ٹھیک تو ہے لیکن یہ نہیں، پھر ہم لوگوں نے عرض کیا: **روزہ**، تو آپ نے اسی طرح فرمایا، یہاں تک کہ ہم لوگوں نے جہاد کا ذکر کیا، تو آپ نے اسی طرح فرمایا، پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کا سب سے مضبوط حصہ اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی کرنا ہے۔

(مسند طیالسی، حدیث براء بن عازب، ص:۱۰۱، ح:۷۴۷، دار المعرفۃ، بیروت)

لوگوں میں بڑا جان کار وہ ہے جو حق شناس ہے

حدیث نمبر:(٦) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:لوگوں میں سب سے بڑا جان کار وہ ہے جو لوگوں کے درمیان اختلاف کے وقت حق کو پہچاننے والا ہو،اگرچہ عمل میں کوتاہ اور اپنی قدر و منزلت سے ناآشنا ہو۔

(مسند طیالسی،حدیث عبد اللہ بن مسعود،ص:٥٠،ح:٣٧٨،دار المعرفۃ،بیروت)

حدیث نمبر:(٧) حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ جہاں تک دنیا سے تمھاری کنارہ کشی کا تعلق ہے تو تم نے اس سے فائدہ اٹھانے میں جلدی کی اور رہا تمھارا میری طرف کامل متوجہ ہونا تو اس سے کمال حاصل کیا۔اور لیکن کیا تم نے میرے لیے کسی دشمن سے عداوت کی یا میرے لیے کسی دوست سے دوستی کی؟۔

(کنز العمال،کتاب الصحبۃ،ج:٩،ص:٦،ح:٢٤٦٥٨،موسسۃ الرسالہ،بیروت)

اللہ کے لیے محبت کرنے کا بدلہ

حدیث نمبر:(٨) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جو بھی بندہ اللہ کے لیے کسی سے محبت کرتا ہے،اللہ اس کو معظم بنا دیتا ہے۔

(مسند احمد ابن حنبل،ح:٢٢٥٨٢،ص:١٦٤٣،حدیث ابی امامہ باہلی،بیت افکار الدولیہ،ریاض)

محبت صحابہ رضی اللہ عنہم کے تعلق سے فضیل بن عیاض کا کلام

حدیث نمبر:(٩) حضرت یحییٰ بن مختار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشر بن حارث سے سنا،وہ فرماتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بدعتیوں کو توبہ کرنے سے روک رکھا ہے،اور بدعتیوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے

جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے بغض و عناد رکھے، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنا قابل اعتماد عمل اصحاب رسول ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کو بنا، کیوں کہ بروز محشر اگر تمام روے زمین کے برابر تو گناہ لے کر آئے گا تو بھی اللہ تعالیٰ ان کے طفیل تجھے بخش دے گا، اور اگر ذرہ برابر بھی اپنے دل میں ان کا بغض لے کر آئے گا تو عمل کثیر بھی تیرے لیے نفع بخش نہیں ہو گا۔

حدیث نمبر:(۱۰) احمد بن علی موصلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد الصمد بن مردویہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے سنا کہ مومن کی محبت اللہ کے لیے ہوتی ہے اور منافق کی محبت شیطان کے لیے ہوتی ہے۔

(المتحابین فی اللہ، ص:۲۸، مکتبۃ القرآن، قاہرہ)

حدیث نمبر:(۱۱) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی بعثت سے لے کر قیامت تک کے ان تمام دو بھائیوں کا شفیع ہوں جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہیں۔

(مسند فردوس، ج:۱، ص:۴۹، ح:۱۲۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں وہی حقیقت میں محب ہیں

حدیث نمبر:(۱۲) حضرت عائذ بن شرحبیل بن سمط رضی اللہ عنہم نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا آپ مجھ سے ایسی حدیث بیان کریں گے جس کو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اس میں نہ نسیان ہو نہ جھوٹ؟ انھوں نے کہا: ہاں! میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری محبت ان کے لیے واجب ہو

گئی جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہوگئی جو میری خوش نودی کی خاطر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و موادۃ اھل المدینۃ، فصل فی المصافحہ والمعانقہ، قصۃ ابراہیم، ج:۶، ص:۴۸۵، ح:۸۹۲۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سفر و حضر میں قابل مروت باتیں

حدیث نمبر:(۱۳) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں سفر و حضر میں قابل مروت ہیں، رہیں حضر میں قابل مروت چیزیں تو وہ کتاب اللہ (قرآن) کی تلاوت کرنا، اللہ کی مسجدیں آباد کرنا اور اللہ کے لیے بھائی بنانا ہے۔ اور رہیں حالت سفر کی قابل مروت چیزیں تو وہ اپنے توشہ سے اپنے ساتھی کو کھلانا، حسن اخلاق سے پیش آنا اور ایسی ہنسی مذاق جس میں اللہ کے معاصی کا ارتکاب نہ ہو۔

(مسند فردوس، ج:۴، ص:۲۱۹، ح:۶۶۶۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۱۴) حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: تین چیزیں قابل لحاظ ہیں: اصلاح کے ذریعہ مال کی پاکیزگی، بھائیوں کی حفاظت و صیانت اور پڑوسی کی مدد۔

(المتحابین فی اللہ، ص:۳۰، مکتبۃ القرآن، قاہرہ)

حدیث نمبر:(۱۵) حضرت عطا بن مسلم نے محمد بن واسع سے فرمایا: دنیا میں کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: دوستوں کی صحبت اور بھائیوں کے ساتھ ہم کلامی جب کہ وہ تقوی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے سے دوستی رکھیں۔ ان کے درمیان جب اختلاف ہو جائے تو وہ باہمی تعلقات قائم رکھیں، اور ان دوستوں کی صحبت اور بھائیوں سے ہم کلامی میں

کوئی بھلائی نہیں ہے جو اپنے پیٹوں کے غلام ہوں، اس لیے کہ جب وہ ایسے ہوں گے تو ان میں سے بعض، بعض کو آخرت کی بھلائی سے باز رکھے گا۔

(الاخوان لابن ابی الدنیا، ص:۱۰۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سچے دوست دنیا کی سب سے بہتر کمائی ہیں

حدیث نمبر:(۱۶) حضرت شبیب بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سچے دوست دنیا کی سب سے بہتر کمائی ہیں، اس لیے کہ وہ کشادہ حالی میں سامان زینت، آزمائش کے وقت متاع حیات اور حسن معاشرت اور بہتر انجام پر معاون ہوتے ہیں۔

(العقد الفرید، کتاب العلم و الادب، اتخاذ الاخوان و ما یجب لھم، ج:۲، ص:۱۵۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث نمبر:(۱۷) حضرت برید بن ورقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سچے لوگوں کی صحبت اپنے اوپر لازم کر لو، تم ان کے حصول میں لگ جاؤ کیوں کہ وہ آسودہ حالی میں سامان زینت اور پریشان حالی کے وقت متاع حیات ہوتے ہیں۔

(مساوی الاخلاق، لخرائطی، ص:۳۱۴، ح:۷۰۲، مکتبۃ السوادی، جدہ)

ہر عقل مند پر چار حقوق ہیں

حدیث نمبر:(۱۸) حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آل داؤد کی حکمت میں لکھا ہوا ہے کہ عقل مند پر یہ لازم ہے کہ وہ چار اوقات سے غافل نہ رہے: اپنے رب سے سرگوشی کے وقت سے، اپنے نفس کے محاسبہ کے وقت سے، اپنے ان بھائیوں کے ساتھ تنہائی میں رہنے کے وقت سے جو اسے اس کے عیوب سے آگاہ کرتے اور اس کی طرف سے

اس کی تصدیق و توثیق کرتے ہوں اور ایسی گھڑی سے جس میں وہ اپنے نفس اور لذتوں کے درمیان تنہا ہواِن چیزوں میں جو حلال اور خوبصورت ہوں؛ اس لیے کہ یہ گھڑی ان تمام اوقات کے لیے معین و مددگار اور دلوں کے لیے باعث راحت واطمنان ہیں۔اور عقل مند پر ضروری ہے کہ تین چیزوں ہی کے لیے سفر کرے: توشۂ آخرت ،سامان معیشت اور حلال لذت کے لیے۔اور عقل مند پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا جاننے والا،اپنی زبان کی حفاظت کرنے والااور اپنے مرتبے کو پہچاننے والا ہو۔

(محاسبۃ النفس،لابن ابی الدنیا،ص:۳۵،دار الکتب العلمیہ،بیروت)

جنت کی آسائش اللہ کے لیے محبت پر موقوف ہے

حدیث نمبر:(۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے !تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک کہ مومن کامل نہ ہوجاؤ،اور مومن کامل اسی وقت بن سکتے ہو جب آپس میں محبت کرنے لگو،کیامیں ایسی چیز کی طرف تمھاری رہ نمائی نہ کردوں کہ جب تم اسے کروگے توآپس میں محبت کرنے لگوگے ؟آپس میں سلام کورواج دو۔

(صحیح مسلم،کتاب الایمان،باب بیان انہ لایدخلون الجنۃ الاالمؤمن،ح:۱۹۴،ص:۱۵۱،دارالکتاب العربی،بیروت)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت

حدیث نمبر:(۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اے انس !اپنے گھرمیں نماز کثرت سے پڑھو،تمھارے گھرمیں خیر

کی کثرت ہوگی،اور میری امت میں سے جس سے ملاقات ہو اسے سلام کرو، تمھاری نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و موادۃ اھل الدین، ج:٦، ص:٤٢٧، ح:٨٧٦٠، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(٢١) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض و حسد اور قطع تعلق نہ رکھو، اللہ کے بندے! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی بھائی کے لیے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھنا جائز نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ماینھی عن التحاسد و التدابر، ص:١٠٨٩، ح:٦٠٦٥، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

کون سا بندہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟

حدیث نمبر:(٢٢) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! کون سا بندہ تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: جو میرے لیے محبت کرے، اور میری حرام کردہ چیزوں سے اس طرح غضب ناک ہو جس طرح چیتا دہاڑنے کے وقت غضب ناک ہوتا ہے۔

(المتحابین فی اللہ، ص:٣٤، مکتبۃ القرآن، قاہرہ)

حدیث نمبر:(٢٣) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دو شخص غائبانہ طور پر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے باہم محبت کریں، تو ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہے جو ان دونوں میں اپنے دوست سے زیادہ محبت کرے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب ای المتحابین افضل و احب الی اللہ، ج:۱۰، ص:۴۸۹، ح:۱۷۹۹۵، دار الفکر، بیروت)

اللہ کے لیے محبت کرنے والے ہی سب سے پہلے حوض کوثر پر پیش کیے جائیں گے

حدیث نمبر:(۲۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو، ابودرداء اور کعب رضی اللہ عنہم جمع ہوئے، تو ایک شخص نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں آپ سے سچی محبت کرتا ہوں، انھوں نے فرمایا: تم بھلا مجھ سے محبت کیوں نہ کروگے جب کہ میں آپ کا دینی بھائی اور کام میں معاون ہوں اور میرا بوجھ آپ پر نہیں بلکہ کسی اور پر ہے، پھر فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بے شک قیامت کے دن سب سے پہلے ان لوگوں کو حوض کوثر پر پیش کیا جائے گا جو اللہ کے لیے باہم محبت کرتے ہیں۔ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

(مسند فردوس، ج:۱، ص:۲۷، ح:۴۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۲۵) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی ندا دے گا، کہاں ہیں فضل و کمال والے؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کی تعداد مختصر ہوگی اور تیزی کے ساتھ جنت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے: کیا بات ہے ہم لوگ آپ لوگوں کو جنت کی طرف تیزی کے ساتھ جاتے دیکھ رہے ہیں؟ وہ لوگ کہیں گے ہم ہی صاحب فضل و کمال ہیں، پھر فرشتے کہیں گے: آپ لوگوں کا فضل و کمال کیا ہے؟ تو وہ لوگ کہیں گے: جب ہم پر

ظلم کیا جاتا تو ہم صبر کرتے، جب ہم سے عذر خواہی کی جاتی تو در گزر کر دیتے اور جب ہمارے سامنے جہالت کا اظہار کیا جاتا تو ہم لوگ برد باری سے کام لیتے، تو ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ، عمل کرنے والوں کے لیے کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔

پھر منادی ندا دے گا کہاں ہیں صبر کرنے والے ؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کی تعداد کم ہوگی اور تیزی سے جنت کی طرف چلیں گے، فرشتے ان سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے: کیا بات ہے ہم آپ لوگوں کو جنت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں؟ کون ہیں آپ لوگ؟ وہ لوگ کہیں گے: ہم لوگ صابرین میں سے ہیں، پھر فرشتے کہیں گے: آپ لوگوں نے کیا صبر کیا ہے؟ وہ لوگ کہیں گے: ہم لوگ اللہ کی طاعت و معصیت پر صبر کرتے تھے، تو ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔

پھر منادی ندا دے گا: کہاں ہیں اللہ کے لیے باہم محبت کرنے والے؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کی تعداد تھوڑی ہوگی اور جنت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان سے مل کر کہیں گے: کیا بات ہے ہم آپ لوگوں کو جنت کی طرف تیزی سے جاتے دیکھ رہے ہیں ؟ کون ہیں آپ لوگ؟ تو وہ لوگ کہیں گے: ہم لوگ اللہ ہی کے لیے الفت و محبت اور اسی کے لیے ایک دوسرے کی زیارت کرتے تھے، تو ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ، کیا ہی اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔ (راوی) فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کے بعد میزان قائم فرمائے گا۔

(المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ، کتاب الفتوح ،باب شفاعۃ المومنین ،ج: ۱۸ ،ص:۶۱۷ ،ح:۴۵۸۸ دار الغیب، سعودیہ عربیہ، ریاض)

نصیحت کے ذریعہ اللہ کا قرب کیسے حاصل کیا جائے؟

حدیث نمبر:(۲۶) حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اہل علم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا:اے میرے رب! میں نصیحت کے ذریعہ کیسے تیرا قرب حاصل کروں ؟تو رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرا ذکر کثرت سے کرو، جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سے محبت کرو، جیسی راے اپنے لیے رکھتے ہو ویسی ہی دوسرے لوگوں کے لیے رکھو اور غیبت کی جگہ سے پرہیز کرو۔

(کتاب الزہد للامام احمد بن حنبل، ص:۱۴۰، زہد داؤد علیہ السلام، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۲۷) حضرت فیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے سنا: اعلی لوگ اسفل کی زیارت کریں گے ،جب کہ اسفل لوگ ،اعلی کا دیدار نہیں کریں گے۔ سوائے ان لوگوں کہ جو صرف اللہ کے لیے باہم محبت کریں،(ان کا حال یہ ہوگا کہ)وہ جہاں چاہیں گے جائیں گے۔

سب سے بہتر دوست کون ہے ؟

حدیث نمبر:(۲۸) محمد بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علی بن داؤد رقی نے مجھے شعر سنایا:

کل من کان لا یؤاخیك فی الله فلا ترج أن یدوم اخاؤہ
ان خیر الاخوان من کان فی الله له دام ودہ و صفاؤہ

ہر وہ شخص جس کی بھائی چارگی تم سے اللہ کے لیے نہ ہو، تم اس کی بھائی چارگی کے باقی رہنے کی امید نہ رکھ۔ بے شک سب سے بہتر دوستی وہ ہے جو خالص اللہ کے لیے ہو، اسی کی دوستی اور صفائی کو ہمیشگی ہے۔

(مساوی الاخلاق ومذمومھا، للخرائطی، ص:۳۱۴ ،ح:۷۰۱، مکتبۃ السوادی، جدہ)

حدیث نمبر:(۲۹) حضرت بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تمھارا وہ بھائی جو تم سے ملاقات کے وقت، اللہ سے تمھارا نصیبہ چمکنے کی دعا کرتا ہے، تمھارا یہ بھائی اس بھائی سے بہتر ہے جو ملاقات کے وقت تمھیں درہم و دینار دے۔

(حلیۃ الاولیاء، ج:۵، ص:۲۵۷، ح:۷۰۳۵، ترجمہ: بلال بن سعد، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۳۰) حضرت بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جس نے دوستی میں تمھاری طرف سبقت کی، اس نے شکریہ میں تجھے اپنا اسیر بنالیا۔

حدیث نمبر:(۳۱) حضرت احمد بن مسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھے شعر سنایا:

هموم رجال في أمور كثيرة
وهمي في الدنيا صديق مساعد
يكون كالروح بين جسمين مزقا
فجسماهما جسمان والروح واحد

معاملات میں لوگوں کے بے شمار عزائم اور ارادے ہیں، دنیا میں میری خواہش معین و مددگار دوست ہے جو دو ٹوٹے ہوئے جسموں کے درمیان روح کی طرح ہو، تو جسم، دو ہوا اور روح ایک۔

(العقد الفرید، کتاب العلم والادب، ومما یستجلب الاخاء والموادۃ ولین لاکلمہ، ج:۲، ص:۲۱۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۳۲) حضرت عبد الرحیم بن نخشبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کے لیے خیر خواہی چار چیزیں ہیں: اللہ کے نا فرمانوں کے ساتھ دشمنی کرنا، اللہ سے دوستی کرنے والوں سے دوستی کرنا، اس کے اطاعت گزاروں کے ساتھ محبت اور اس سے بغض رکھنے والوں کے ساتھ بغض۔

اللہ کے لیے زیارت کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر:(۳۳) حضرت سعید جریری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں ،انھوں نے ایک دوسرے شخص سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام آیا تو مسجد میں حاضر ہوا اور بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: اے اللہ ! مجھے ایک اچھا ہم نشیں عطا فرما، میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان شخص بیٹھا ہے جس کے ارد گرد لوگوں کا عظیم مجمع ہے، جب وہ کچھ کہتا ہے تو لوگ اپنے ہاتھوں کو تھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کی باتیں غور سے سنتے ہیں چناں چہ میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہو گئی، جب آفتاب غروب ہوا اور لوگ چلے گئے تو میں ایسی رات میں واپس لوٹا جسے اللہ ہی جانتا ہے، دوسرے دن میں پھر اسی وقت آیا اور دیکھا کہ وہ شخص بیٹھا ہوا ہے، میں نے پوچھا: تو معلوم ہوا کہ وہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور کہا: بخدا! میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، دو یا تین مرتبہ کہا۔ انھوں نے فرمایا: تمھیں وہ ذات محبوب رکھے جس کے لیے تم نے مجھ سے محبت کی، بے شک میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: یقینا اللہ ان سے محبت فرماتا ہے جو اس کے لیے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں، اور انھیں محبوب رکھتا ہے جو اس کے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

اللہ کے لیے محبت کرنے والے بروز قیامت سایہ الٰہی میں ہوں گے

حدیث نمبر:(۳۴) حضرت ابو ادریس خولانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں مسجدِ حمص میں داخل ہوا اور ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں بتیس صحابی رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا ہے پھر وہ حدیث بیان کرتا، پھر دوسرا شخص کہتا: میں نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا ہے پھر وہ حدیث بیان کرتا، راوی کہتے ہیں کہ ان میں ایک ایسا شخص تھا جن کی آنکھ کالی اور دانت نہایت سفید تھے، جب لوگوں کو کوئی شکایت ہوتی تو اس کی طرف رجوع کرتے اور اس کے فرمان پر راضی ہوتے، میں اس سے پہلے اور اس کے بعد ایسی مجلس میں نہیں بیٹھا، لوگ چلے گئے اور میں ان میں سے کسی کا نام نہ جان سکا۔

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس طرح کی رات کبھی نہیں گزاری تھی، میں نے سوچا: میں علم کا متلاشی ہوں، اصحاب رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس بیٹھا اور ان میں سے نہ کسی کا نام جان سکا اور نہ مرتبہ۔

فرماتے ہیں: جب صبح ہوئی تو میں مسجد کی طرف روانہ ہوا، دیکھا کہ وہ شخص جس کے پاس لوگ اپنی شکایتیں لے کر آتے تھے، مسجد کے ایک ستون کے پاس بیٹھا ہوا ہے تو میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا، جب واپس ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! قسم خدا کی میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں: پھر انھوں نے اپنا کپڑا لیا اور مجھے اس سے قریب کیا، فرمایا: بے شک تم مجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

"اللہ کے لیے محبت کرنے والے بروز قیامت اللہ اور اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا"

میں ان کے پاس سے اٹھا اور ان کے ساتھیوں میں سے ایک کے پاس گیا، اور میں نے کہا: انھوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی ہے، تو انھوں نے فرمایا: سنو! وہ تم سے سچ ہی بیان کریں گے۔ پھر میں نے انھیں وہ سنائی تو فرمایا: میں نے اسے سنا ہے اور اس سے بہتر سنا ہے۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا وہ اپنے رب سے بیان فرماتے ہیں:

" میری محبت ان کے لیے واجب ہوگئی جو میرے لیے محبت کرتے ہیں، اور میری محبت ان کے لیے واجب ہوگئی جو میرے لیے آپس میں خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان کے لیے واجب ہوگئی جو میرے لیے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں "۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے، فرمایا: میں عبادہ بن صامت ہوں، پھر میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ فرمایا: معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(مسند احمد ابن حنبل، ح:۲۳۱۶۵، ۲۳۱۶۶، ص:۱۶۹، حدیث عبادہ بن صامت، بیت الافکار الدولیہ، ریاض)

اللہ کے لیے بھائی کی زیارت کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر:(۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے شہر گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب وہ فرشتہ کے پاس آیا تو اس نے دریافت کیا: کہاں کا ارادہ

ہے؟کہا:اس قریہ میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جارہاہوں،فرشتہ نے کہا:کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے؟اس نے کہا:نہیں،میں اس سے اللہ کے لیے دوستی رکھتا ہوں،فرشتہ نے کہا:مجھے اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے یہ خبر دوں کہ ”اللہ نے تجھے دوست رکھا جس طرح تو نے اللہ کے لیے اس سے محبت کی“۔

(صحیح مسلم،کتاب البر و الصلۃ و الآداب،باب فی فضل الحب فی اللہ تعالیٰ،ص:١٠٦۵ ،ح:٦۵۴٩٠ ،دار الکتاب العربی،بیروت)

کون جنتی مرد اور کون جنتی عورت ہے؟

حدیث نمبر:(٣٦) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:کیا میں تمھیں جنتی مردوں کی خبر نہ دے دوں؟لوگوں نے کہا:ضرور!یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!تو آپ نے ارشاد فرمایا:انبیا جنتی ہیں،شہدا جنتی ہیں،صدیقین جنتی ہیں،فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے جنتی ہیں اور شہر کے کنارے میں رہنے والا وہ شخص جنتی ہے جو اپنے بھائی سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ملاقات کرے ۔کیا میں تم لوگوں کو تمھاری دنیاوی عورتوں میں سے جنتی عورتوں کی خبر نہ دوں؟لوگوں نے کہا:کیوں نہیں یارسول اللہ!تو آپ نے فرمایا:خوب محبت کرنے والی اور بچہ جننے والی کہ جب تو اس سے ناراض ہوجائے یا اسے ناراض کرے تو وہ کہے کہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے،میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہوجائے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،ج:٦،ص:٧٤،ح:١٢٢٩٨،دار الکتب العلمیہ،بیروت)

اللہ کے لیے عیادت کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر:(۳۷) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت یا زیارت کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: تم خوش رہو، تمھارا چلنا اچھا ہو، تم نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض و ثواب المریض، الباب الثالث، ج:۱، ص:۴۴۳، ح:۱۵۷۵، دار الفکر، بیروت)

حدیث نمبر:(۳۸) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کبھی کوئی بندہ اللہ کی رضا کی خاطر اپنے بھائی کی زیارت کے لیے جاتا ہے تو رب تعالیٰ اپنے عرش کے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے میری خاطر زیارت کی، لہذا میرے اوپر اس کی مہمانی لازم ہوگئی، میں اپنے بندے کے لیے جنت کے سوا کسی اور مہمانی سے خوش نہیں ہوں گا۔

(حلیۃ الاولیاء، ج:۳، ص:۱۲۷، ح:۳۴۲۱، ترجمہ: میمون بن سیاہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اللہ کے لیے زیارت کرنے والا، اللہ کا مہمان ہے

حدیث نمبر:(۳۹) حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کبھی کوئی مسلمان خالص اللہ کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا دیتا ہے، تم خوش رہو اور تمھارے لیے جنت مبارک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے فرشتوں سے فرماتا ہے: اس نے میرے لیے زیارت کی اور میرے اوپر اس کی مہمانی لازم ہوگئی، پس میں اس کے لیے جنت کے سوا کسی اور مہمانی سے راضی نہیں ہوں گا۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ج:۳، ص:۴۰۸، ح:۴۱۲۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت

حدیث نمبر:(۴۰) حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو رزین! جب تم تنہائی میں رہو تو اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو، اے ابو رزین! اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی کرو، کیوں کہ جب مسلمان اللہ کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے یہ کہتے ہوئے رخصت کرتے ہیں: اے اللہ! تو اسے اپنا وصل عطا فرما، اگر تو اپنے جسم کو اس عمل میں جاری رکھ سکتا ہے تو ایسا کر۔

(شرح ابن بطال، کتاب المحاربین، باب فضل من ترک الفواحش، ج:۸، ص:۴۴۳، ح:۳۲۴۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بھلائی میں سبقت لے جانے کی فضیلت

حدیث نمبر:(۴۱) محمد بن مسعر یربوعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جمعہ کی نماز ادا کرکے واپس ہوا اور یونس بن عبید کے پاس بیٹھ گیا، یہاں تک کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی، انھوں نے فرمایا: کیا تم فلاں کے جنازہ کی نماز میں چلوگے؟ تو ہم لوگ بنی سعد کے محلے کی طرف گئے اور ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی، فرمایا: فلاں عابد کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے، کیا ہم اس کی عیادت کو چلیں؟ تو ہم لوگ ایک ایسے شخص کے پاس آئے جن کے منہ میں کچھ بیماری تھی یہاں تک کہ وہ ان کے داڑھ سے ظاہر تھی، جب کبھی وہ بات کرنا چاہتے تو پانی کا پیالہ اور روئی منگاتے اور اپنی زبان کو تر کرتے، جب زبان تر ہو جاتی پھر اچھے کلمات کے ساتھ کچھ گفتگو کرتے، ہم لوگ جب ان کے پاس داخل ہوئے تو انھوں نے پیالہ منگایا تاکہ جیسا کرتے تھے کریں، اتفاق سے زبان تر کرنے کے درمیان ان کی آنکھیں پیالے میں گر گئیں تو انھوں نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لگا لیا، پھر فرمایا: بے شک میں ان

دونوں میں کچھ چکناہٹ محسوس کرتا ہوں اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ ان دونوں میں باقی رہے گی، پھر وہ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں یہ دونوں آنکھیں عطا فرمائی اور ان کے ذریعہ مجھے اپنی جوانی اور صحت سے لطف اندوز ہونے کی توفیق بخشی، یہاں تک کہ جب میرے ایام گزر گئے اور میری موت کا وقت آگیا تو اس نے مجھ سے دونوں چیزیں لے لیں تاکہ مجھے ان دونوں کے عوض ان سے بہتر بدل عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان سے یونس نے کہا: ہم لوگ آپ کے پاس آپ کی تعزیت کے لیے آئے تھے لیکن اب ہم لوگ آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

فرمایا: اللہ آپ لوگوں کا بھلا کرے اور دعا فرمائی۔ پھر ہم لوگ ان کے پاس سے نکل کر ابو رجا عطاردی کے پاس آئے اور ہم نے انھیں تمام چیزوں سے آگاہ کیا، تو انھوں نے فرمایا: تم لوگ نے بھلائی پالی اور تمھارا انجام اچھا ہوا یہاں تک کہ میں نے جماعت کو نماز پڑھائی۔ پھر تم جنازہ کے ساتھ چلے، ایک مریض کی عیادت کی اور پھر ایک مسلمان بھائی سے ملاقات کی، بے شک تم نے بھلائی حاصل کرلی، بیشک تم نے بھلائی حاصل کرلی۔ اور بخدا میں نے بھی بھلائی کو پالیا میں نے شام میں ایک ہزار سے زائد آیت کی تلاوت کی ہے۔

(الرضا عن اللہ بقضائہ، لابن ابی الدنیا، ص: ۹۱، ۹۲، ح: ۴۶۳۴)

مریض کی عیادت کرنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے دعاے مغفرت کرتے ہیں

حدیث نمبر: (۴۲) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے آتا ہے تو وہ بیٹھنے تک جنت کی

بہاروں میں رہتا ہے، جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت الٰہی اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس پر سلامتی بھیجتے ہیں۔

(سنن کبری للبیہقی، کتاب الجنائز، باب فضل العیادۃ، ج:۵، ص:۲۲۷، ح:۶۶۸۰، دار الفکر، بیروت)

اللہ کے لیے محبت کرنے والے جب ملتے ہیں تو ان کے گناہ جھڑتے ہیں

حدیث نمبر:(۴۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب محبت کرنے والے دو شخص آپس میں ملاقات اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ درخت کے پتے کی طرح جھڑتے ہیں۔

(شعب الایمان، ج:۶، ص:۴۷۲، ح:۸۹۴۵، باب فی مقاربۃ و موادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۴۴) حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان بھائی ملاقات کریں اور ان میں سے ہر ایک اپنے دوست کو سلام کرے، تو ان دونوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہے جو خندہ روئی کے ساتھ پیش آئے، جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، نوے ابتدا کرنے والے پر اور دس بعد میں مصافحہ کرنے والے پر۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب وغیرہ، الترغیب فی المصافحہ، ج:۵، ص:۱۰۴، مطبعۃ السعادہ)

حدیث نمبر:(۴۵) حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب دو دوست باہم چلیں اور ان دونوں میں سے بعض، بعض سے خندہ روئی کے ساتھ ملے، تو ان سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے موسم گرما میں درخت کے سوکھے ہوئے پتے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفت والاخوۃ فی اللہ، بیان معنی الاخوۃ فی اللہ وتمیزھا۔۔، ج:۵:، ص:۹۳۱، دار الشعب، قاہرہ)

حدیث نمبر:(۴۶) حضرت سعید بن عبد الرحمن زبیدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مجھے وہ قرّا اچھے لگتے ہیں جو نرم، شگفتہ رو اور ہنس مکھ ہوں، رہا وہ جن سے تم نے خندہ روئی کے ساتھ ملاقات کی اور وہ تم سے ترش روئی کے ساتھ ملے اور اپنے کسی عمل کے ذریعہ تم پر احسان کرے، تو اللہ تبارک وتعالی مسلمانوں میں ان جیسوں کی کثرت نہ کرے۔

(الاخوان لابن ابی الدنیا، ص:۱۹۳، ح:۱۴۱، باب فی بشاشۃ الرجل لاخیہ۔۔، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بھائیوں کے ساتھ ان کی محبت

حدیث نمبر:(۴۷) حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بھائیوں میں سے کسی کو رات کے کسی حصے میں یاد فرماتے تو کہتے: رات کتنی لمبی ہے، جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو صبح ہی ان کی طرف نکلتے، پھر جب باہم ملاقات ہوتی تو معانقہ کرتے۔

(الاخوان لابن ابی الدنیا، ص:۱۳۴، ح:۸۳، فی شدۃ الشوق الی لقاء الاخوان، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۴۸) حضرت وہب بن منبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں دنیا کی جان ہیں: بھائیوں سے ملاقات کرنا، روزہ دار کو افطار کرانا اور رات کے اخیر حصے میں نماز پڑھنا۔

(الاخوان لابن ابی الدنیا، ص:۱۴۳، ح:۹۳، باب فی شدۃ الشوق الی لقاء الاخوان، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت ہرم بن حیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے حضرت اویس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نصیحت

حدیث نمبر:(۴۹) ہرم بن حیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ آیا اور میرا مقصد صرف حضرت اویس قرنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ڈھونڈنا تھا، وہ مجھے نہر فرات کے کنارے بیٹھے ملے، میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دوپہر کے وقت وضو بنا رہے ہیں، میں نے ان کو ان اوصاف سے جان لیا جو مجھ سے بیان کیے گئے تھے، وہ ایک گھنی داڑھی والے، عظیم الجثہ، گندم گوں، بکھرے ہوئے بال اور ڈراونی شکل والے تھے، میں نے ان کو سلام کیا، انھوں نے جواب دیا، پھر میں نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑھایا تو انھوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا، میں نے کہا: اے اویس! اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کی مغفرت فرمائے، بات کیا ہے؟ پھر میں نے جو ان کی حالت دیکھی تو محبت اور رقت شوق کی وجہ سے آنسوؤں نے میرا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ میں رونے لگا اور وہ بھی میرے ساتھ رو پڑے، فرمایا: اے ہرم بن حیان! اللہ تجھے مدتوں زندہ رکھے، اے میرے بھائی تو کیسا ہے؟ کس نے تجھے میرا پتا بتایا؟

میں نے کہا: اللہ عزوجلّ نے۔

فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں [سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾] (الاسراء:۱۰۸)"پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا "(کنزالایمان)۔

میں نے کہا: آپ نے میرا اور میرے والد کا نام کیسے جانا؟ حالاں کہ آج سے پہلے نہ میں نے آپ کو دیکھا نہ آپ نے مجھے۔

فرمایا: مجھے اس اللہ نے خبر دی جو جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے، میری روح نے آپ کی روح کو اسی وقت جان لیا تھا جب وہ اس سے ہم کلام ہوا، کیوں کہ جسموں کی طرح روحوں کے بھی لیے بھی جان ہوتی ہے، بے شک مومنوں میں سے بعض، بعض کو پہچان لیتے ہیں اور اللہ کے فضل سے محبت کرنے لگتے ہیں اگر چہ ان کی ملاقات نہ ہو۔ اور ایک دوسرے سے شناسا ہو جاتے ہیں اگر چہ ان کے گھر دور دور اور الگ الگ ہوں۔

میں نے کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کا زمانہ نہیں پایا، ہاں، میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنھوں نے خود کو ان کے دیدار سے مشرف کیا ہے، اور مجھے اپنے لیے یہ پسند نہیں کہ میں قصص بیان کرنے والا یا محدث یا مفتی بنوں، میں خود کو لوگوں سے الگ رکھتا ہوں۔

میں نے کہا: اے میرے بھائی! آپ میرے لیے قرآن کی کچھ آیتیں پڑھیے تا کہ میں سنوں اور مجھے وصیت فرمایئے تا کہ اسے یاد کروں، بے شک میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، راوی فرماتے ہیں: انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: میں اس اللہ سے سرکش شیطان کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے، میرے رب تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، سب سے حق فرمان میرے رب کا ہے اور سب سے حق بات میرے رب کی ہے، پھر انھوں

نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَیْــٴًـا وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾ [الدخان:۳۸-۴۲]

(ترجمہ: اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر، ہم نے انھیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ، مگر ان میں اکثر جانتے نہیں، بے شک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے، جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی مگر جس پر اللہ رحم کرے، بے شک وہی عزت والا مہربان ہے ۔(کنزالایمان)

پھر ان کی چیخ بند ہوئی، تو میں ان کی طرف یہ گمان کرتے ہوئے دیکھا کہ ان پر غشی طاری ہوگئ ہے، پھر کہا: اے ابن حیان! تیرے والد حیان کا انتقال ہوگیا، اور تو بھی مرنے کے قریب ہے، یا تو جنت میں جاؤگے یا جہنم میں، اور تیرے باپ آدم، تیری ماں حضرت حوا، حضرت نوح نبی اللہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسی کلیم اللہ، حضرت داؤد خلیفۃ اللہ، حضرت محمد ﷺ، خلیفہ رسول حضرت ابو بکر صدیق اور بھائی اور دوست حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی دنیا سے روپوش ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات نہیں ہوئی ہے، انھوں نے کہا: ہاں، مجھے میرے رب نے ان کی موت کی اطلاع دی ہے اور میں بھی مرنے والا ہوں، پھر انھوں نے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اور ہلکی دعا کی، پھر فرمایا: میں تم کو کتاب اللہ کی وصیت کرتا ہوں، رسولان عظام کے لیے بھی موت ہے اور صالح مومنین کے لیے بھی تو تم اپنے اوپر موت کی یاد کو لازم کرلو، تادم حیات تیرا دل ایک پل بھی اس سے جدا نہ ہو، جب تم اپنی قوم

کی طرف لوٹو تو انھیں ڈراؤ اور امت مسلمہ کو نصیحت کرو۔اور جماعت سے الگ مت ہونا ورنہ تم دین چھوڑ بیٹھو گے اور تمھیں خبر بھی نہ ہوگی، فرمایا:اے پروردگار عالم!اس کا خیال ہے وہ مجھ سے تیرے لیے محبت کرتا ہے اور تیری رضا کی خاطر میری زیارت کے لیے آیا ہے، تو مجھے جنت میں اس کا چہرہ دکھا، اسے میرے پاس اپنے گھر "دار السلام" میں داخل فرما، اسلام میں ہمیشگی کی زندگی عطا کر کے اس کی حفاظت فرما، تھوڑی سی دنیا پر راضی رہنے کی اسے توفیق عطا فرما، اسے اپنی عطا کردہ چیزوں پر شاکروں میں سے بنا اور میری جانب سے اسے بھلائی عطا فرما۔اس کے بعد فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج کے بعد میں تجھے نہیں دیکھوں گا، اللہ تم پر رحم فرمائے!بے شک مجھے شہرت پسند نہیں، گوشہ نشینی میرے لیے بہتر ہے، اس لیے کہ میں بہت زیادہ غم والا ہوں، لہذا جب تک میں ان لوگوں میں زندہ رہوں تم مجھ سے کچھ نہ مانگنا، اور سن کہ تو میرے دل میں ہے اگرچہ نہ میں نے تجھ کو دیکھا ہے نہ تو نے مجھ کو، مجھے یاد کرنا اور میرے لیے دعا کرنا، بے شک میں تمھارے لیے دعا کروں گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔تم وہاں چلو میں وہیں ملوں گا، تو مجھے اس کے ساتھ ایک پل چلنے کا شوق ہوا اور انھوں نے انکار کر دیا پس میں ان سے جدا ہو کر رونے لگا اور وہ بھی میرے ساتھ رونے لگے، میں ان کی طرف دیکھنے لگا یہاں تک کہ وہ کسی گلی میں داخل ہوگئے پھر میں ان کے بارے میں پوچھا تو میں نے کسی کو نہیں پایا جو مجھے کچھ بتائے اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ایک جمعہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں نے ان کو خواب میں ایک یا دو مرتبہ دیکھ لیا۔

(مستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب مواعظ اویس قرنی لہرم بن حیان، ج:۴، ص:۵۰۱، ح:۵۷۸۰، دار المعرفۃ، بیروت)

محبت کرنے والوں کے مراتب

حدیث نمبر:(۵۰) حضرت ابو ادریس عائذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا، وہاں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تقریبا بیس صحابہ تشریف فرما تھے، ان میں ایک ایسا شخص تھا جس کی آنکھ کالی اور دانت نہایت سفید تھے، جب لوگوں کا کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہوتا تو اسی کی طرف رجوع کرتے، میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں دوسرے دن جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ ستون کے پاس کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے ہیں، میں بیٹھ گیا، جب میں نے ایسا کیا تو انھوں نے اپنی نماز میں تخفیف کردی، میں نے کہا: خدا کی قسم! میں آپ سے اللہ کی جلال کے لیے محبت کرتا ہوں۔

فرمایا: اللہ کے لیے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! اللہ کے لیے۔

انھوں نے فرمایا: اللہ کی جلال کی وجہ سے محبت کرنے والے بروز قیامت سایہ الٰہی میں ہوں گے، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

حضرت ابوادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا: سنو! میں تم سے وہ حدیث بیان کر رہا ہوں جسے میں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے سنا ہے؟

"میری محبت ان کے لیے واجب ہوگئی جو میرے لیے میل جول رکھتے ہیں، میرے لیے صف بستہ ہوتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں"۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ح:۲۲۳۵۲، ص:۱۶۲۴، بیت الافکار الدولیہ، ریاض)

حدیث نمبر:(۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو میری جلال کی خاطر

آپس میں محبت رکھتے تھے، آج میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا، آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب البر و الصلہ، باب فی فضل الحب فی اللہ تعالیٰ، ص:۱۰۶۵، ح:۲۵۴۸، دار الکتاب العربی، بیروت)

حدیث نمبر:(۵۲) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے محبت رکھنے والے قیامت کے دن عرش کے ارد گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے۔

(المعجم الکبیر، ج:۴، ص:۱۵۰، ح:۳۹۷۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۵۳) حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابو مالک نے اپنے تلامذہ کو جمع کیا اور ان سے کہا آؤ میں تمھیں اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح سرکار علیہ السلام نماز پڑھتے تھے، جب فارغ ہو ئے تو فرمایا: بے شک اللہ کے کچھ بندے ہیں جن کے لیے قیامت کے دن نور کے منبر ہوں گے، ان پر شہداء بھی رشک کریں گے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ح:۳۴۳۴)

اللہ کے لیے محبت کرنے والے پر انبیا اور شہدا رشک کریں گے

حدیث نمبر:(۵۴) حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! سنو، سمجھو اور جان لو! بے شک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ انبیا ہیں نہ شہدا، لیکن انبیا اور شہدا ان کے قرب الٰہی پر رشک کریں گے۔

ایک اعرابی شخص لوگوں کے کنارے سے آیا اور سرکار کو متوجہ کرکے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو نہ انبیا ہیں نہ شہدا، لیکن انبیا اور شہدا ان کے قرب الٰہی پر رشک کریں گے، یعنی ہمیں ان کے اوصاف بتائیں اور ان کی پہچان کرائیں، تو اعرابی کے سوال سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور کھل اٹھا اور فرمایا:

"یہ غیر معروف اور اجنبی لوگ ہیں جن کے درمیان نہ کوئی رشتہ ہے نہ لین دین، مگر یہ آپس میں رحمت الٰہی کی وجہ سے محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لیے نور کا منبر بنائے گا اور انھیں اس پر بیٹھائے گا اور ان کے چہرے اور کپڑے کو نور بنادے گا، لوگ قیامت کے دن خوف و دہشت میں ہوں گے جب کہ انھیں کوئی ڈر نہ ہو گا، وہ اللہ کے ولی ہیں جنھیں نہ کوئی خوف ہے نہ غم"۔

(مسند احمد ابن حنبل، ح:۲۲۹۴۲، ص:۱۷۰۰، حدیث ابی مالک اشعری، بیت الافکار الدولیۃ، ریاض)

حدیث نمبر:(۵۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ انبیا ہیں نہ شہدا، لیکن خدا کے نزدیک ان کا ایسا مرتبہ ہو گا کہ قیامت کے دن انبیا اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں: یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہیں جو محض رحمت الٰہی کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، نہ ان کے درمیان کوئی رشتہ ہے نہ مال کا لین دین۔ خدا کی قسم! ان کے چہروں پر نور ہو گا، اور وہ خود پر نور ہوں گے، انھیں اس وقت کوئی ڈر نہیں ہو گا جب کہ لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے، اور نہ انھیں غم ہو گا جب کہ دوسرے لوگ غم و اندوہ میں ہوں گے۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۲ [یونس:۶۲]

(ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ خوف ہے نہ کچھ غم)(کنزالایمان)

(سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی الرھن، ج:۳ ،ص:۳۵۸ ،ح:۳۳۸۳ ،دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بروز قیامت اللہ کے لیے باہم محبت کرنے والوں کا صلہ

حدیث نمبر:(۵۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے لیے محبت کرنے والوں کے لیے سرخ یاقوت کے ستون ہوں گے، ستونوں کے اوپر ستر ہزار روشن دان ہوں گے، وہ جنتیوں کی طرف جھاکیں گے تو ان کا حسن ان کو روشن و منور کر دے گا، جس طرح آفتاب دنیا والوں کو منور کرتا ہے، تو جنتی کہیں گے: چلو! تاکہ ہم لوگ اللہ کے لیے باہم محبت کرنے والوں کو دیکھیں، جب وہ ان کی طرف جھاکیں گے تو ان کا حسن جنتیوں کو اس طرح روشن کر دے گا جس طرح سورج دنیا والوں کو روشن کرتا ہے، ان پر ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لیے محبت کرنے والے ہیں''۔

(کنز العمال، کتاب الصحبۃ من قسم الاقوال، الاکمال، ج:۹ ،ص:۱۶ ،ح:۲۴۷۰۷ ،مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۵۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے محبت کرنے والوں کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کے ستون ہوں گے، ان ستون کے کنارے پر ستر ہزار روشن دان ہوں گے، جن پر اللہ کے لیے محبت کرنے والے ہوں گے، وہ جنتیوں کی طرف جھاکیں گے، جب ان میں سے کوئی جنتیوں کی طرف دیکھے گا تو ان کا حسن جنتیوں کے گھروں کو بھر دے گا جس طرح سورج کی

روشنی دنیاوالوں کے گھروں کو بھر دیتی ہے۔جنتی لوگ ان کو دیکھنے لیے نکلیں گے توان کے چہرے چودھویں کے ماہ کامل کی طرح تابندہ ہوں گے،ان پر سبز کپڑے ہوں گے،ان کے چہرے پر لکھاہو گا:یہ لوگ اللہ کے لیے محبت کرنے والے ہیں۔

(کنز العمال،کتاب الصحبة من قسم الاقوال،الاکمال،ج:۹ ،ص:۱۶ ،ح:۲۴۷۰۷ ،مؤسسة الرسالہ،بیروت)

جنت میں باہم محبت کرنے والوں کے لیے بالاخانے

حدیث نمبر:(۵۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:بے شک تم جنت میں اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے روشن بالاخانے مشرقی یامغربی چمک دار ستارے کی طرح دیکھو گے،ان کے بارے میں کہاجائے گا:یہ کون لوگ ہیں؟کہاجائے گا:یہ اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل،حدیث ابی سعید خدری،ص:۸۳۸،ح:۱۱۸۵۱،بیت الافکار الدولیہ،ریاض)

حدیث نمبر:(۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:بے شک جنت میں یاقوت کے قبے ہیں جن پر زبرجد کے بالاخانے ہیں،وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمک دار ستارے،لوگوں نے عرض کیا:یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!ان میں کون رہے گا؟فرمایا:وہ لوگ جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں،ایک جگہ بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

(شعب الایمان،باب فی مقاربة و موادة اھل الدین،فصل فی المصافحہ۔۔،ج:۶،ص:۴۸۷،ح:۹۰۰۲ ،دار الکتب العلمیہ،بیروت)

سات لوگوں کو اللہ قیامت کے دن سایہ عطافرمائے گا

حدیث نمبر:(٦٠) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:سات اشخاص ہوں گے جنھیں اللہ تعالی اس دن اپنے سایہ کرم میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا،ان میں سے دو وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں،اس کے لیے ملتے جل تے ہیں اور اس کے لیے جدا ہوتے ہیں۔

(صحیح البخاری،کتاب الآذان،باب من جلس فی المسجد۔۔،ص:۱۳۳،ح:٦٦٠،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

حدیث نمبر:(٦١) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالی سات اشخاص کو اس دن اپنا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔(۱)امام عادل(۲)وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں اپنی زندگی بسر کرے(۳)وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے وقت سے واپس آنے تک اس سے لگا ہو(۴)ایسے دو شخص جو ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کریں،اس کی وجہ سے ملیں اور جدا ہوں(۵)وہ شخص جو چھپا کر صدقہ کرے،یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔(٦)وہ شخص جسے کوئی حسین وجمیل عورت(گناہ کی طرف)بلائے تو وہ کہے میں اللہ کا خوف کرتا ہوں(۷)وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو خشیت الٰہی سے اس کی آنکھ اشک بار ہو جائے۔

(صحیح البخاری،کتاب الزکاۃ،باب الصدقۃ بالیمین،ص:۲۵۷،ح:۱۴۲۳،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

انسان(بروز قیامت)اپنے محب کے ساتھ ہوگا

حدیث نمبر:(٦٢) حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم

ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا، توآپ نے فرمایا: تونے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے ؟اس نے عرض کیا: میں نے عمل کثیر کے ذریعہ اس کی تیاری تونہیں کی ہے، مگر یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، تورسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب علامۃ حب اللہ عزوجل، ص:۱۱۰۵، ح:۶۱۶۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث نمبر:(۶۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوااور عرض کیا: یارسول اللہ !قیامت کب آئے گی ؟آپ نے ارشاد فرمایا: جس سے پوچھاجارہاہے اسے سائل سے زیادہ علم نہیں، جب عصر کی نماز کا وقت آیا، فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے ؟تو اس شخص نے عرض کیا: ہاں، یارسول اللہ ﷺ ! میں ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: تونے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے ؟اس نے کہا: کچھ نہیں صرف یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، توآپ نے ارشاد فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء ان المرء مع من احب، ص:۶۴۹، ح:۲۳۸۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث نمبر:(۶۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دیہات کا ایک اعرابی شخص آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی ؟پھر نماز کا وقت ہوگیا، توآپ نے ارشاد فرمایا: پہلے نماز پڑھ لو، جب آپ نے نماز پڑھ لی توفرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے ؟عرض کیا: میں یارسول اللہ ﷺ ! ، آپ نے فرمایا: تمھاری بربادی ہو، اس

کے لیے کیا تیاری کی ہے ؟اس نے عرض کیا: خدا کی قسم! میرے پاس روزہ اور نماز کے کثیر اعمال نہیں، لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو اسلام لانے کے بعد کسی چیز پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا اس دن خوش تھے۔

(صحیح البخاری، ج:۸، ص:۴۸)

حدیث نمبر:(۶۵) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حشر ہوگا جو نماز تو کم پڑھتا ہے لیکن نمازیوں سے محبت کرتا ہے، صدقہ تو کم کرتا ہے لیکن صدقہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے، جہاد تو نہیں کرتا لیکن مجاہدوں سے پیار کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے محبت کرتا ہے آپ نے فرمایا: وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

(جزء سفیان ابن عیینہ، ذکر الاخلاف فی مس الذکر ھل ینقض الوضوء ص:۳۷، ح:۱۳، مکتبہ دار المنار، خرج)

حدیث نمبر:(۶۶) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا ہوگا جو نماز تو کم پڑھتا ہے لیکن نمازیوں سے محبت کرتا ہے، روزہ تو کم رکھتا ہے لیکن روزہ داروں سے محبت کرتا ہے، ذکر کم کرتا ہے لیکن ذاکروں کو محبوب رکھتا ہے، صدقہ تو کم کرتا ہے لیکن صدقہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے، جہاد کم کرتا لیکن مجاہدوں سے پیار کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اور

مومنین سے محبت کرتا ہے، آپ نے فرمایا: وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

(جزء سفیان ابن عیینہ، ذکر الاخلاف فی مس الذکر ھل ینقض الوضوء ص:۴۳، ح:۱۳، مکتبہ دار المنار، خرج)

حدیث نمبر:(۶۷) حضرت زر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اچانک ایک اعرابی نے بلند آواز میں کہا: کیا تم میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں؟ تو لوگوں نے اسے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکارنے کے مثل جواب دیا: "بولو"، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: بے شک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک کہ مغرب سے سورج نہ طلوع ہو جائے۔ اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے لوگوں سے محبت کی اور اس کے اعمال ان کے جیسے نہیں ہیں یا اس کی ان سے ملاقات نہیں ہے؟ فرمایا: وہ ان کے ساتھ ہوگا جن سے اسے محبت ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ والاستغفار۔۔، ص:۹۳۷، ۹۳۸، ح:۳۵۳۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث نمبر:(۶۸) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے اور ہم لوگ آپ کے پیچھے تھے کہ ایک اعرابی نے لوگوں کے پیچھے سے بلند آواز میں عرض کیا: اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تو آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بولو! تو اس نے کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے لوگوں سے محبت کی اور

اس کے اعمال ان کے جیسے نہیں ہیں یا اسے ان سے ملاقات نہیں ہے؟فرمایا:وہ ان کے ساتھ ہوگا جن سے اسے محبت ہے۔

(سنن ترمذی،کتاب الدعوات،باب فی فضل التوبۃ والاستغفار۔۔،ص:۹۳۷،۹۳۸،ح:۳۵۳۵،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

حدیث نمبر:(۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:ایسے دو شخص جنھوں نے آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی ان میں ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو ان دونوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جمع کرے گا اور فرمائے گا:یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے محبت کی تھی۔

(شعب الایمان،باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل المدینۃ،فضل فی المصافحۃ،ج:۶،ص:۴۸۷،ح:۹۰۰۲،دار الکتب العلمیہ،بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھائی کون ہیں؟

حدیث نمبر:(۷۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ اقدس میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:اے ابو بکر!کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا،کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا،اس لیے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں،حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:یارسول اللہ!ہم لوگ آپ کے بھائی ہیں،آپ نے ارشاد فرمایا:تم لوگ ہمارے اصحاب اور دوست ہو،ہمارے بھائی وہ ہیں جنھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کی اور مجھ سے محبت کی،میں انھیں ان کی اولاد اور باپ سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں،اے ابو بکر!کیا تم ان لوگوں سے محبت کروگے جو تم سے اس وجہ سے محبت کریں کہ میں

تم سے محبت کرتا ہوں، انھوں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے فرمایا: تو تم انھیں محبوب رکھو جو میری محبت کی وجہ سے تم سے پیار کرتے ہیں۔

(کنزالعمال، ج:۱۲، ص:۱۸۴، ح:۳۴۵۸۴، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان چاروں یعنی ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور مولا علی رضی اللہ عنہم کی محبت مومن کے دل ہی میں مجتمع ہوگی۔

(المطالب العالیہ و معہ اتحاف الخیرۃ، باب ما اشترک فیہ جماعۃ من الصحابہ، ج:۸، ص:۴۱۴، ح:۳۹۹۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۷۲) حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور ان کے فضل و کمال کی معرفت سنت کریمہ سے ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ماذکر فی ابی بکر، ج:۷، ص:۲۷۴، ح:۱۵، دار الفکر، بیروت)

حدیث نمبر:(۷۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دست مبارک پکڑ کر فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے اور ان کے والد سے محبت کی، وہ بروز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

(سنن ترمذی، کتاب المناقب، مناقب علی بن ابی طالب، ص:۹۸۲، ح:۳۷۴۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث نمبر:(۷۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش سے محبت رکھو کیوں کہ جو ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا۔

(شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فصل فی الصلاۃ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج:۲، ص:۲۳۱، ح:۱۶۱۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۷۵) حضرت ابو یاسر محمد بن عبد العزیز خیاط رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور صبح و شام مغفرت طلب کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں دنیا والوں کو کوئی سزا یا عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو انھیں یاد کرکے ان کی وجہ سے میں دنیا والوں سے سزا پھیر دیتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء، ج:۵، ص:۲۴۱، ح:۶۹۷۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:(۷۶) حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ جس نے اللہ کے لیے بھائی چارگی پیدا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے مرتبے کو بلند فرمادیا۔

(الجامع الکبیر للسیوطی، ج:۱، ص:۶۹۰)

حدیث نمبر:(۷۷) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، ان کے دل مسجدوں سے لگے ہوتے ہیں اور وہ صبح و شام دعاے مغفرت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں زمین والے کو سزا دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو انھیں یاد کرکے ان سے سزا ٹال دیتا ہوں۔

(حلیۃ لالاولیاء، ج:۴، ص:۲۴۱، ترجمہ:۶۹۷۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت اور اللہ کے لیے محبت

حدیث نمبر:(۷۸)حضرت عثمان بن عطاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ کے لیے محبت اور بغض رکھو اور دنیا کے لوگوں کو فریب میں نہ ڈالو۔

حدیث نمبر:(۷۹)حضرت زر بن حبیش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ کے لیے محبت کرنے والے قیامت کے دن نور کے منبر پر ہوں گے یہاں تک کہ لوگ اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں، جب وہ گزریں گے ان کے چہروں پر شفاعت کے آثار نظر آئیں گے، اگر وہ شفاعت طلب کریں تو ان کی شفاعت قبول کی جائے۔

ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے لیے محبت کرنے والے بسنے کے باغات میں سرخ یاقوت کے ستونوں پر ہوں گے، ان پر ستر ہزار بالا خانے ہیں، جب ان میں سے کوئی جھانکتا ہے تو جنتیوں کو نور سے بھر دیتا ہے جس طرح سورج دنیا والوں کے گھروں کو منور کر دیتا ہے، جنتی لوگ کہیں گے: یہی لوگ اللہ کے لیے محبت کرنے والے ہیں۔

(کنز العمال، کتاب الصحبۃ من قسم الاقوال، الاکمال، ج:۹، ص:۱۶، ح:۲۴۷۰۷، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

تمت بفضل اللہ و بکرم حبیبہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، السعی منی و التکمیل علی اللہ